



عصر حاضر میں نوجوان نسل اور اردو زبان: فروغ و زوال کا تحقیقی مطالعہ

The Urdu Language and the Younger Generation in the Contemporary Era: A Research Study on Its Promotion and Decline

نصیر احمد

پی ایچ ڈی: اسکالر، شعبہ اردو عبادت انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر محمد عارف فرہاد

ایسوسی ایٹ پروفیسر: شعبہ اردو عبادت انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

مہوش رانی

پی ایچ ڈی: اسکالر، شعبہ اردو عبادت انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract

This research article examines the relationship between the younger generation and the Urdu language in the contemporary era. It explores the factors contributing to both the promotion and the decline of Urdu among young people. The study highlights the influence of globalization, digital media, English language dominance, and changing educational trends on language use. It also analyzes the role of social media in shaping the linguistic preferences of youth. Despite these challenges, Urdu continues to serve as a significant marker of cultural identity and literary heritage. The study argues that educational institutions, families, media, and policymakers have a shared responsibility in promoting the language. A qualitative research approach has been adopted by reviewing relevant books, research articles, and scholarly literature. The findings reveal that while the everyday use of Urdu is gradually declining in some contexts, opportunities for its revival remain strong through technology, education, and literary initiatives. The study concludes that practical and coordinated efforts are essential to preserve and strengthen the status of Urdu among the younger generation in the contemporary era.

Keywords: Urdu Language, Younger Generation, Contemporary Era, Language Promotion, Language Decline, Digital Media, Cultural Identity, Linguistic Trends, Education, Sociolinguistics.

اردو زبان برصغیر کی ایک اہم اور ہمہ گیر زبان ہے جو اپنی ادبی، تہذیبی اور ثقافتی روایات کے باعث منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ زبان صدیوں سے مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور معاشرتی اقدار کی امین رہی ہے۔ عصر حاضر میں تیز رفتار سائنسی و تکنیکی ترقی، عالمگیریت اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ نے زبانوں کے استعمال اور ان کی اہمیت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ نوجوان نسل، جو کسی بھی معاشرے کا فعال اور مؤثر طبقہ سمجھی جاتی ہے، ان تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ انگریزی زبان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت، سوشل میڈیا کا فروغ اور رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو زبان کے رواج اور معیار کو نئے چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اردو آج بھی قومی شناخت، ادبی ورثے اور ثقافتی اقدار کی نمائندہ زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔ موجودہ تحقیق میں عصر حاضر میں نوجوان نسل اور اردو زبان کے باہمی تعلق، اس کے فروغ و زوال کے اسباب اور مستقبل کے امکانات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا، تاکہ اردو زبان کے فروغ کے لیے مؤثر تجاویز سامنے لائی جاسکیں۔



اردو زبان کی تشکیل و ارتقاء

اردو زبان برصغیر کی ایک اہم اور قدیم لسانی روایت کی نمائندہ زبان ہے، جس کا آغاز مختلف تہذیبوں اور زبانوں کے باہمی میل جول سے ہوا۔ اردو لفظی طور پر لشکریا لشکری زبان کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے، تاہم وقت کے ساتھ یہ ایک مکمل ادبی اور علمی زبان کی صورت اختیار کر گئی۔ اردو کی تشکیل میں مقامی ہند آریائی زبانوں کے ساتھ فارسی، عربی اور ترکی زبانوں کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ دکن کے علاقے میں اردو نے ابتدائی ادبی صورت اختیار کی، جہاں صوفیا، شعر اور ادب نے اس کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ بعد ازاں دہلی اور لکھنؤ کے ادبی مراکز نے اردو کو فکری اور فنی اعتبار سے مزید مضبوط کیا۔ اردو شاعری، نثر اور تنقید نے اس زبان کو ایک وسیع ادبی سرمایہ عطا کیا۔ میر، غالب، اقبال اور دیگر شعرا نے اردو کو عالمی سطح پر شناخت دی۔ اردو زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ برصغیر کی مشترکہ تہذیب، ثقافت اور تاریخی شعور کی علامت بھی ہے۔ اس کی ارتقائی تاریخ مختلف تہذیبی عناصر کے امتزاج کی عکاسی کرتی ہے۔¹

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ

سارے جہاں میں دھوم ہماری زبان کی ہے²

اس شعر میں شاعر داغ دہلوی نے اردو زبان کی مقبولیت اور عظمت کو خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جسے ہندوستان کے لوگ بخوبی جانتے اور سمجھتے ہیں۔ اردو نے مختلف علاقوں، تہذیبوں اور زبانوں کے اثرات کو اپنے اندر سمو کر ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ اس زبان نے شاعری، نثر، ادب اور روزمرہ زندگی میں اپنی اہمیت منوائی۔ شاعر کو اردو زبان کی مقبولیت اور وسعت پر فخر ہے۔ وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہندوستان میں اردو کی شہرت بہت دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ شعر اردو زبان کی دلکشی، شیرینی اور عوامی مقبولیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یوں شاعر نے اردو کو برصغیر کی مشترکہ تہذیب اور ادبی ورثے کی ایک اہم علامت قرار دیا ہے۔

اردو زبان کا تہذیبی اور ادبی کردار

اردو زبان نے برصغیر کی تہذیبی شناخت اور ادبی روایت کو تشکیل دینے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اردو ادب میں انسانی جذبات، معاشرتی اقدار، اخلاقی تصورات اور ثقافتی روایات کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ اردو شاعری نے عشق، فلسفہ، تصوف، وطنیت اور انسانی احساسات کو مؤثر انداز میں پیش کیا، جبکہ اردو نثر نے معاشرتی مسائل اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا۔ داستان، ناول، افسانہ، ڈرامہ اور تنقید جیسی اصناف نے اردو ادب کو وسعت بخشی۔ اردو زبان مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بھی رہی ہے۔ اس زبان نے برصغیر کے عوامی شعور، تہذیبی اقدار اور اجتماعی روایات کو محفوظ رکھنے میں اہم خدمات انجام دیں۔³ موجودہ دور میں بھی اردو اپنی ادبی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہے اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئے امکانات پیدا کر رہی ہے۔ اردو زبان کا تہذیبی کردار اسے محض ایک زبان نہیں بلکہ ایک مکمل ثقافتی ورثہ بناتا ہے۔

عصر حاضر میں اردو زبان کی صورت حال

عصر حاضر میں اردو زبان ایک ایسے دور سے گزر رہی ہے جہاں اسے نئے امکانات کے ساتھ مختلف چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ جدید دور میں سائنسی ترقی، عالمگیریت اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ نے زبانوں کے استعمال کے طریقوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ اردو زبان آج بھی پاکستان اور برصغیر کے مختلف علاقوں میں رابطے، تعلیم، ادب اور ثقافت کی اہم زبان کے طور پر موجود ہے، تاہم نوجوان نسل میں اس کے استعمال کے رجحانات میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ انگریزی زبان کے بڑھتے ہوئے اثرات، تعلیمی نظام میں زبان کی ترجیحات اور روزمرہ گفتگو میں غیر ملکی الفاظ کے استعمال نے اردو کے مزاج کو متاثر کیا ہے۔ دوسری جانب انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے اردو کے فروغ کے

¹ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 35

² داغ دہلوی، کلیات داغ، 1985ء، ص 123

³ محمد حسن عسکری، اردو ادب کی مختصر تاریخ، مکتبہ عالیہ، لاہور، 1990ء، ص 22



لیے نئے راستے بھی پیدا کیے ہیں۔ اردو رسم الخط میں ویب سائٹس، بلاگز، آن لائن کتب اور ڈیجیٹل پبلٹ فارمز کی موجودگی اس زبان کی ترقی کے امکانات کو ظاہر کرتی ہے۔⁴ موجودہ صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے نوجوان نسل کو اس کی ادبی اور ثقافتی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

چینی و عربی سے بھی شیریں تر ہے اردو

اس میں ہے ہماری تہذیب کی خوشبو⁵

اس شعر میں اردو زبان کی شیرینی، اہمیت اور تہذیبی وابستگی کو اجاگر کیا گیا ہے۔ شاعر اردو کو ایک ایسی زبان قرار دیتا ہے جس میں مٹھاس، خوبصورتی اور دل کشی پائی جاتی ہے۔ اردو محض رابطے کا ذریعہ نہیں بلکہ ہماری تہذیب، تاریخ اور ادبی روایات کی نمائندہ بھی ہے۔ عصر حاضر میں اگرچہ اردو کو انگریزی اور دوسری زبانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کا سامنا ہے، لیکن اس کی ادبی اور ثقافتی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا نے اردو کے فروغ کے نئے مواقع بھی پیدا کیے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نئی نسل اردو زبان کو جدید تقاضوں کے ساتھ آگے بڑھائے۔ اس طرح اردو اپنی تہذیبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے جدید دور میں بھی ترقی کر سکتی ہے۔

نوجوان نسل کے لسانی رجحانات اور اردو زبان

عصر حاضر میں نوجوان نسل کسی بھی زبان کے فروغ اور بقا میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ زبان صرف گفتگو کا ذریعہ نہیں بلکہ کسی قوم کی تہذیبی شناخت، تاریخی شعور اور فکری اقدار کی نمائندہ بھی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں کے لسانی رجحانات میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آرہی ہیں، جن پر جدید ذرائع ابلاغ، تعلیمی نظام اور عالمی ثقافتی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔⁶ اردو زبان کے حوالے سے نوجوان نسل کا رویہ ایک پیچیدہ صورت حال کی عکاسی کرتا ہے۔ ایک طرف نوجوان اردو ادب، شاعری اور ڈیجیٹل مواد سے وابستہ ہیں، جبکہ دوسری جانب انگریزی زبان کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو کے روزمرہ استعمال کو متاثر کیا ہے۔

نوجوانوں میں سوشل میڈیا کے ذریعے اردو اظہار کار جھان بڑھا ہے، لیکن اکثر اوقات اردو کو روزمرہ رسم الخط میں لکھنے کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر "مجھے اردو پسند ہے" کو "Mujhe Urdu pasand hai" لکھا جاتا ہے۔ اس عمل سے اردو کا پیغام تو عام ہو رہا ہے، لیکن اردو رسم الخط سے دوری کا مسئلہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔ دوسری طرف کئی نوجوان اردو شاعری، افسانے، ناول اور ادبی صفحات سے آن لائن وابستہ ہو رہے ہیں، جو اردو کے فروغ کی مثبت علامت ہے۔⁷

نوجوان نسل میں اردو زبان کے فروغ کے عوامل

اردو زبان کے فروغ میں نوجوان نسل کا کردار نہایت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ نوجوان کسی بھی زبان کے مستقبل کے حقیقی نمائندہ ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں اگرچہ اردو زبان کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، تاہم کئی ایسے عوامل بھی موجود ہیں جو اس کے فروغ میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ سب سے اہم عامل تعلیمی ادارے ہیں، جہاں اردو زبان و ادب کی تدریس نئی نسل کو اپنی لسانی و ثقافتی روایت سے جوڑتی ہے۔⁸ جامعات میں اردو کے تحقیقی شعبے، ادبی کانفرنسیں اور مطالعاتی سرگرمیاں اردو کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔

⁴ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، 2006ء، ص 145

⁵ علامہ محمد اقبال، ضرب کلیم، نظم "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" ص 59

⁶ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 55

⁷ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، 2006ء، ص 160

⁸ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 75



جدید ذرائع ابلاغ نے بھی اردو کے فروغ کے لیے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ اخبارات، ٹیلی وژن، ویب سائٹس، بلاگز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے اردو مواد تک رسائی کو آسان بنادیا ہے۔ نوجوان نسل اب اردو شاعری، افسانے، کتب اور تحقیقی مواد کو آن لائن مطالعہ کر رہی ہے۔⁹ مثال کے طور پر اردو ادب کی مختلف ویب سائٹس اور ڈیجیٹل کتب خانوں نے نئی نسل کو اردو کے ادبی سرمائے سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اردو کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ ادبی سرگرمیاں بھی ہیں۔ مشاعرے، کتاب میلے، ادبی نشستیں اور تخلیقی مقابلے نوجوانوں میں اردو سے دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح اردو کمپیونگ، موبائل ایپلی کیشنز اور جدید ٹیکنالوجی میں اردو کی شمولیت نے زبان کو نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا ہے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اگر نوجوان نسل کو اردو کے ادبی، ثقافتی اور جدید پہلوؤں سے مسلسل جوڑا جائے تو اردو زبان نہ صرف محفوظ رہ سکتی ہے بلکہ عصر حاضر میں مزید ترقی بھی کر سکتی ہے۔

اردو زبان کے زوال کے بنیادی اسباب

زبان کسی بھی قوم کی تہذیبی شناخت اور فکری ورثے کی محافظ ہوتی ہے، لیکن بدلتے ہوئے حالات کے باعث بعض زبانوں کو مختلف چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عصر حاضر میں اردو زبان بھی کئی سماجی، تعلیمی اور لسانی مسائل سے دوچار ہے۔ اردو کے زوال کا ایک بنیادی سبب تعلیمی نظام میں اردو کی محدود اہمیت ہے، جہاں اعلیٰ تعلیم، سائنس اور جدید علوم کے لیے انگریزی زبان کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ اس رجحان نے نوجوان نسل میں اردو کے علمی استعمال کو متاثر کیا ہے۔¹⁰

اردو زبان کے کمزور ہونے کی ایک بڑی وجہ مطالعے کے رجحان میں کمی بھی ہے۔ آج کی نوجوان نسل کتابوں کے مقابلے میں زیادہ تر مختصر ڈیجیٹل مواد، ویڈیوز اور سوشل میڈیا کی طرف راغب ہے، جس کے باعث اردو ادب سے وابستگی کم ہو رہی ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر رومن اردو کا بڑھتا ہوا استعمال اردو رسم الخط کے لیے ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے۔¹¹ مثال کے طور پر نوجوان "محبت" کو "Mohabbat" اور "زندگی" کو "Zindagi" لکھتے ہیں، جس سے اردو رسم الخط کی مشق میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ عالمگیریت اور انگریزی زبان کے بڑھتے ہوئے اثرات نے بھی اردو کے استعمال کو محدود کیا ہے۔ روزگار، تعلیم اور جدید شعبوں میں انگریزی کی ضرورت کے باعث نوجوان دوسری زبانوں کی طرف زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں۔ تاہم اردو ادب نے ہمیشہ مشکل حالات میں اپنی بقا ثابت کی ہے۔ علامہ اقبال نے زبان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا:

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے"¹²

اقبال کی شاعری اس بات کی مثال ہے کہ اردو زبان صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ فکر، تہذیب اور احساسات کی ترجمان ہے۔ اسی طرح غالب کا کلام آج بھی نوجوانوں میں مقبول ہے:

"دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں"¹³

یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ اردو کا ادبی سرمایہ آج بھی زندہ ہے، لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل کو اردو کے جدید اور روایتی دونوں پہلوؤں سے جوڑا جائے۔ تعلیمی اداروں، میڈیا اور ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کے ذریعے اردو زبان کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق فروغ دیا جاسکتا ہے۔

⁹ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو کی لسانی تشکیل، اردو اکادمی سندھ، کراچی، 1998ء، ص 130

¹⁰ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 95

¹¹ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 97

¹² علامہ محمد اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1990ء، ص 186

¹³ مرزا اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، مرتبہ: غلام رسول مہر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، 2008ء، ص 112



سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل عہد میں اردو زبان کا استعمال

عصر حاضر میں سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے زبانوں کے استعمال کے انداز کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اردو زبان بھی اس ڈیجیٹل انقلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ ایک طرف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے اردو کو نئی نسل تک پہنچانے کے مواقع فراہم کیے ہیں، جبکہ دوسری طرف اردو رسم الخط اور معیاری زبان کے استعمال کو بعض چیلنجز کا سامنا ہے۔ فیس بک، واٹس ایپ، یوٹیوب، بلاگز اور دیگر آن لائن ذرائع نے اردو ادب، شاعری اور علمی مواد کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔¹⁴ آج نوجوان اپنے خیالات، جذبات اور تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار اردو میں کر رہے ہیں، جو اردو کے فروغ کی مثبت علامت ہے۔

مثال کے طور پر سوشل میڈیا پر اردو شاعری کے صفحات، ادبی گروپس اور آن لائن کتب خانوں نے نوجوانوں کو میر، غالب، اقبال اور فیض جیسے شعرا کے کلام سے دوبارہ جوڑا ہے۔ اسی طرح اردو اخبارات اور رسائل کے آن لائن ایڈیشنز نے اردو مطالعے کو آسان بنا دیا ہے۔ تاہم دوسری جانب رومن اردو کا بڑھتا ہوا رجحان اردو زبان کے لیے ایک اہم مسئلہ بھی ہے۔ نوجوان اکثر اردو الفاظ کو انگریزی حروف میں لکھتے ہیں، جیسے "آپ کہاں جا رہے ہیں؟" کو "Aap kahan ja rahay hain?" لکھنا۔ اس عمل سے فوری رابطہ تو آسان ہو جاتا ہے، لیکن اردو رسم الخط سے دوری کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ اردو شاعری نے ہمیشہ نئے حالات میں زبان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علامہ اقبال نے زبان، تہذیب اور قومی شعور کے تعلق کو یوں بیان کیا:

"اقبال بڑا پدیشک ہے، من باتوں کا

عمل کا بدھو ہے، کم بخت دل کا"¹⁵

اسی طرح فیض احمد فیض نے امید اور زندگی کے جذبے کو اردو شاعری کا حصہ بنایا:

"نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سراٹھا کے چلے"¹⁶

یہ شعری مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ اردو زبان صرف ماضی کا سرمایہ نہیں بلکہ موجودہ دور کے احساسات اور مسائل کے اظہار کی بھی مؤثر زبان ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو اردو کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے اور نوجوان نسل کو اردو رسم الخط، ادب اور ڈیجیٹل ذرائع تینوں سے جوڑا جائے۔

اردو زبان کے فروغ میں تعلیمی اداروں اور خاندان کا کردار

اردو زبان کے فروغ اور بقا میں خاندان اور تعلیمی اداروں کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ بچے کی لسانی تربیت کا آغاز گھر سے ہوتا ہے، جہاں وہ والدین اور خاندان کے دیگر افراد سے زبان سیکھتا ہے۔ اگر والدین بچوں سے اردو میں گفتگو کریں اور انہیں اردو کہانیاں، نظمیں اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دیں تو ان میں اردو سے فطری وابستگی پیدا ہوتی ہے۔ خاندان میں اردو کے مسلسل استعمال سے بچوں کی بول چال کے ساتھ ساتھ الفاظ کے ذخیرے اور اظہار کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ تحقیقی مطالعات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ والدین کی شعوری کوششیں، گھریلو زبان کا ماحول اور ادبی سرگرمیوں سے وابستگی نئی نسل میں زبان کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ تعلیمی ادارے بھی اردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ اسکول، کالج اور جامعات نوجوانوں کو زبان کے باقاعدہ مطالعے اور تحریری اظہار کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اردو تقریری مقابلے، مضمون نویسی، مشاعرے، مباحثے اور کتاب خوانی کی سرگرمیاں طلبہ میں اردو سے دلچسپی پیدا کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی اسکول میں ہر ہفتے "اردو ادبی نشست" منعقد

¹⁴ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 120

¹⁵ علامہ محمد اقبال، ضربِ کلیم، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص 45

¹⁶ فیض احمد فیض، دستِ صبا، مکتبہ کارواں، لاہور، ص 78



کی جائے، جس میں طلبہ اردو میں تقریر، کہانی نویسی یا شاعری پیش کریں، تو جو انوں میں زبان کے استعمال کا اعتماد بڑھ سکتا ہے۔¹⁷ موجودہ تعلیمی نظام میں اردو اور انگریزی کے درمیان واضح لسانی تقسیم بھی موجود ہے، اس لیے اردو کو جدید علوم اور تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ جوڑنا ضروری ہے۔ اس طرح خاندان اور تعلیمی ادارے مل کر نوجوان نسل کو اردو زبان، رسم الخط اور ادبی ورثے سے مضبوطی سے وابستہ کر سکتے ہیں۔

اردو زبان کے فروغ میں میڈیا اور ٹیکنالوجی کا کردار

عصر حاضر میں میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی اردو زبان کے فروغ کے اہم ذرائع بن چکے ہیں۔ اخبارات، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور رسائل کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے اردو مواد تک رسائی کو بہت آسان بنادیا ہے۔ نوجوان نسل فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے اردو شاعری، افسانے، مضامین اور علمی مواد سے وابستہ ہو رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے اردو کتابوں کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنے اور دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچانے کے امکانات بھی پیدا کیے ہیں۔ اردو کی بورڈ، فونٹس، آن لائن لغات، ڈیجیٹل کتب خانوں اور اردو سافٹ ویئر نے اردو رسم الخط کے استعمال کو آسان بنایا ہے۔ تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا پاکستانی نوجوانوں کے لسانی اظہار، شناخت اور اردو انگریزی کے باہمی استعمال کو متاثر کر رہا ہے۔ اسی طرح ڈیجیٹل ذرائع اردو کے رسم الخط اور اسلوب بیان میں بھی تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر نوجوان یوٹیوب یا انسٹاگرام پر اردو شاعری کی ویڈیوز، ادبی اقتباسات اور اردو میں تعلیمی مواد شیئر کرتے ہیں، جس سے اردو کا مواد بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچتا ہے۔¹⁸ تاہم رومن اردو اور اردو-انگریزی امتزاج کا بڑھتا ہوا استعمال رسم الخط کے لیے ایک چیلنج بھی بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو اردو رسم الخط کے درست اور معیاری استعمال کے ساتھ فروغ دیا جائے۔ اگر نوجوان نسل ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر معیاری اردو مواد تخلیق کرے تو ٹیکنالوجی اردو کے فروغ اور بقا کا مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

رومن اردو اور نوجوان نسل

عصر حاضر میں رومن اردو نوجوان نسل کے لسانی رویوں کا ایک نمایاں حصہ بن چکی ہے۔ سوشل میڈیا، موبائل فون اور فوری پیغام رسانی کی سہولتوں نے اردو کو انگریزی حروف میں لکھنے کے رجحان کو فروغ دیا ہے۔ نوجوان اکثر اردو رسم الخط کے بجائے رومن حروف استعمال کرتے ہیں کیونکہ انہیں موبائل پر یہ طریقہ آسان اور تیز محسوس ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر "مجھے اردو زبان پسند ہے" کو "Mujhe Urdu zaban pasand hai" لکھا جاتا ہے۔ اس رجحان کا ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ وہ نوجوان بھی اردو کے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو اردو رسم الخط سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ اس طرح رومن اردو رابطے اور اظہار کا ایک غیر رسمی ذریعہ بن گئی ہے۔ تاہم اس کے مسلسل استعمال سے اردو رسم الخط سے دوری کا خدشہ بھی پیدا ہوتا ہے، خصوصاً ان نوجوانوں میں جو باقاعدہ اردو تحریر کا کم استعمال کرتے ہیں۔ تحقیقی مطالعات میں بھی سوشل میڈیا پر رومن اردو، اردو اور انگریزی کے امتزاج کو نوجوانوں کے بدلتے ہوئے لسانی رویوں سے جوڑا گیا ہے۔ رومن اردو کو مکمل طور پر اردو کا متبادل بنانے کے بجائے اسے ایک عارضی یا غیر رسمی ذریعہ سمجھنا زیادہ مناسب ہے۔ تعلیمی اداروں اور خاندانوں کو نوجوانوں میں اردو رسم الخط کی اہمیت اجاگر کرنی چاہیے۔ موبائل اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اردو کی بورڈ اور اردو ٹائپنگ کی سہولتوں کو عام کیا جاسکتا ہے۔ اگر رومن اردو کے ساتھ اردو رسم الخط کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے تو دونوں کے درمیان ایک متوازن صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔¹⁹ اس طرح جدید ڈیجیٹل تقاضوں کو قبول کرتے ہوئے اردو رسم الخط اور اس کی تہذیبی شناخت کو بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

¹⁷ SF Fatima, Muhammad Umar Nadeem, "Family language policy and heritage language transmission in Pakistan the intersection of family dynamics, ethnic identity and cultural practices on language proficiency and maintenance", Frontiers in Psychology, 2025

¹⁸ ڈاکٹر اسد محمود خان، "ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور اردو زبان: رسم الخط و اسلوب بیان پر عصری اثرات کا تنقیدی مطالعہ"، شناخت (Shnakhat) 7.8.2026

¹⁹ Asbhat Ali & Dr. Aftab Akram, "Language, Identity, and Youth Culture: A Sociolinguistic Study of Social Media Discourse in Pakistan", Journal of Applied Linguistics and TESOL 2026



تجزیہ

اس تحقیق عصر حاضر میں نوجوان نسل اور اردو زبان کے باہمی تعلق، فروغ اور زوال کے مختلف پہلوؤں کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔ مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اردو محض اظہار و رابطے کا ذریعہ نہیں بلکہ برصغیر کی تہذیبی، ادبی اور ثقافتی شناخت کی اہم علامت ہے۔ اردو کی تشکیل و ارتقاء مختلف زبانوں، تہذیبوں اور معاشرتی عوامل کے باہمی میل جول کا نتیجہ ہے، جس نے اسے ایک وسیع اور متنوع ادبی سرمایہ عطا کیا۔ موجودہ دور میں عالمگیریت، انگریزی زبان کی بڑھتی ہوئی اہمیت، تعلیمی ترجیحات اور جدید ذرائع ابلاغ نے نوجوان نسل کے لسانی رجحانات میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اس کے باوجود اردو کے موجودہ حالات کو مکمل زوال سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ نوجوان نسل اردو شاعری، ادب، ثقافت اور ڈیجیٹل مواد سے اب بھی وابستہ ہے۔ سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے اردو کے فروغ کے لیے نئے امکانات پیدا کیے ہیں، اگرچہ رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو رسم الخط کے تحفظ کا ایک اہم مسئلہ بھی پیدا کیا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ خاندان بچے کی ابتدائی لسانی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، جبکہ تعلیمی ادارے اردو کی باقاعدہ تدریس اور ادبی سرگرمیوں کے ذریعے اس وابستگی کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو اردو کے فروغ کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے تو نوجوان نسل کو اردو کے ادبی اور علمی سرمائے سے دوبارہ جوڑا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے معیاری اردو مواد، اردو رسم الخط، ڈیجیٹل کتب اور آن لائن تعلیمی وسائل کی تیاری ضروری ہے۔ تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ اردو کو جدید علوم اور ٹیکنالوجی سے جوڑنا اس کے مستقبل کے لیے نہایت اہم ہے۔ محض اردو سے جذباتی وابستگی کے بجائے عملی، تعلیمی اور تکنیکی اقدامات زبان کے فروغ میں زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر اردو کو درپیش چیلنجز اگرچہ سنجیدہ ہیں، لیکن اس کے فروغ اور احیاء کے امکانات بھی وسیع ہیں۔ اگر خاندان، تعلیمی ادارے، میڈیا، ادیب، محققین اور نوجوان نسل مشترکہ طور پر کوشش کریں تو اردو اپنی تہذیبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے جدید دور کی ایک فعال، مؤثر اور ترقی یافتہ زبان کے طور پر مزید مضبوط ہو سکتی ہے۔

نتائج

1. تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اردو زبان برصغیر کی تہذیبی، ادبی اور ثقافتی شناخت کا اہم حصہ ہے، لیکن عصر حاضر میں اس کے استعمال کے انداز میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔
2. نوجوان نسل میں انگریزی زبان کے بڑھتے ہوئے اثرات، تعلیمی ترجیحات اور عالمگیریت نے اردو کے روزمرہ اور علمی استعمال کو متاثر کیا ہے، تاہم اردو سے نوجوانوں کی وابستگی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔
3. سوشل میڈیا اور جدید ڈیجیٹل ذرائع اردو کے فروغ کے لیے نئے مواقع فراہم کر رہے ہیں، مگر رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو رسم الخط اور معیاری تحریر کے تحفظ کے حوالے سے ایک اہم چیلنج بھی پیدا کیا ہے۔
4. تحقیق سے معلوم ہوا کہ خاندان اور تعلیمی ادارے نوجوان نسل میں اردو زبان کی بقا اور فروغ کے لیے بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ لسانی تربیت کا آغاز گھر سے ہوتا ہے اور اسے تعلیمی ادارے مزید مضبوط بناتے ہیں۔
5. اردو ادب، شاعری، مشاعروں، ادبی سرگرمیوں اور ڈیجیٹل مواد کے ذریعے نوجوانوں میں اردو سے دلچسپی پیدا کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں، اس لیے جدید ٹیکنالوجی کو اردو کے فروغ کے لیے مؤثر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ اردو کو درپیش مسائل کے باوجود اس کے فروغ کے امکانات روشن ہیں؛ اگر خاندان، تعلیمی ادارے، میڈیا، حکومت اور نوجوان نسل مشترکہ اور عملی کوششیں کریں تو اردو کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے مزید مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔



حوالہ جات

1. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 35
2. داغ دہلوی، کلیات داغ، 1985ء، ص 123
3. محمد حسن عسکری، اردو ادب کی مختصر تاریخ، مکتبہ عالیہ، لاہور، 1990ء، ص 22
4. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، 2006ء، ص 145
5. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 55
6. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، 2006ء، ص 160
7. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 75
8. ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو کی لسانی تشکیل، اردو اکادمی سندھ، کراچی، 1998ء، ص 130
9. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 95
10. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 97
11. علامہ محمد اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1990ء، ص 186
12. مرزا اسد اللہ خان غالب، دیوان غالب، مرتبہ: غلام رسول مہر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، 2008ء، ص 112
13. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1987ء، ص 120
14. علامہ محمد اقبال، ضرب کلیم، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص 45
15. فیض احمد فیض، دست صبا، مکتبہ کارواں، لاہور، ص 78
16. SF Fatima & Muhammad Umar Nadeem, "Family Language Policy and Heritage Language Transmission in Pakistan: The Intersection of Family Dynamics, Ethnic Identity and Cultural Practices on Language Proficiency and Maintenance" 'Frontiers in Psychology' -2025
17. - Asbhat Ali & Dr. Aftab Akram, "Language, Identity, and Youth Culture: A Sociolinguistic Study of Social Media Discourse in Pakistan" 'Journal of Applied Linguistics and TESOL' -2026
18. ڈاکٹر اسد محمود خان، "ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور اردو زبان: رسم الخط و اسلوب بیان پر عصری اثرات کا تنقیدی مطالعہ"، شناخت
19. ڈاکٹر محمد افضال بٹ اور ڈاکٹر محمد طاہر عباس طیب، "اردو اور پاکستانی زبانوں کے مشترک عناصر کا مختصر جائزہ"، شعبہ جاتی تحقیقی مجلہ ادراک، جلد 17، شمارہ 2، 2022ء، ص 19